

اعلیٰ حضرت رضا خان صاحب بریلوی

نذرانہ عقیدت

ان کے گھر میں بے اجازت جبریل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدروشان اہل بیت
پھول زخموں کے کھلائے ہیں ہوائے دوست نے
خون سے سینچا گیا ہے گلستان اہلبیت
کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دھاڑے لٹ رہا ہے کاروان اہلبیت

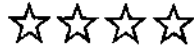
متفق قوم میں اب قوم کے افراد نہیں
فرقہ بندی میں پھنسا ہے جسے دیکھو افسوس
ہر طرف تیرا گزر ہو کے رہا عالم میں
عیش کے خواب سے آنکھیں نہ کھلیں گی کب تک
نہ رکھا خانہ خزانی نے کہیں کا تجھ کو
اپنا سر پھوڑے کہاں یا شہبہ والا مسلم
رنج پر رنج دے ہائے فلک نے تجھ کو
پہلے تڑپا دیا خود ہم نے زمانے بھر کو
حق کی آواز ہے موزوں مرے کانوں کیلئے
وہ کھنڈر ہیں جو محل تھے کبھی غرناطہ کے
رنگ کیا لائیں؟ عتا دل میر

بھولے بیٹھے ہیں اخوت کا سبق یاد نہیں
آئے دن کوئی بھی اس قید سے آزاد نہیں
کوئی ہے وہ جگہ تجھ سے جو آباد نہیں
چونکہ غافل تھے پیمان ازل یاد نہیں
تیرے جیسا کوئی آفاق میں برباد نہیں
سننے والا کوئی مظلوم کی فریاد نہیں
تیری قسمت میں خوشی مسلم ناشاد نہیں
اب وہ ڈوبی ہوئی تاثیر میں فریاد نہیں
نغمہ کفر نہیں نغمہ الحاد نہیں
سرگزشت ان کی مگر آج تمہیں یاد نہیں
نغمہ نچی کا طریقہ ہی انہیں یاد نہیں

غزل

جناب صابر ابو ہری

ہر ثنا سے ماورا ہوں میں راز ہستی سے آشنا ہوں میں
 کیا بتاؤں تمہیں کہ کیا ہوں میں مظہر ذات کبریا ہوں میں
 میری نہیں ہے بحر بے پایاں کون کہتا ہے بلبہ ہوں میں
 جس کے جلوے ساگئے دل میں شعلہ طور ہو گیا ہوں میں
 قافلے آئے خیر مقدم کو جب اکیلا ہی چل پڑا ہوں میں
 حق پرستی پر زہر دیتی ہے تیری دنیا کو جانتا ہوں میں
 خاک بنتی ہے کیسا جس سے اس نظر کو ترس گیا ہوں میں
 تجھ سے ملنے کی ہے تمنا بھی اس کی قیمت بھی جانتا ہوں میں
 وہ نہ آیا کہیں نظر صابر کوہ سینا پہ بھی گیا ہوں میں



ای عاشقان

علامہ اقبال

آں امام عاشقان پور بتوں
 سرد آزادی زیستان رسول
 اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
 معنی ذبح عظیم آمد پدر
 زندہ حق از قوت شبیری است
 باطل آخر داغ حسرت میری است
 بر زمین کربلا بارید و رفت
 لاله در ویرانہ ہا کارید و رفت
 تا قیامت قطع استبداد کرد
 موج خون او چمن ایجاد کرد
 بہر حق در خاک و خون غلطیدہ است
 پس بنائے لالہ گردیدہ است
 نقش الا اللہ بر صحرا نوشت
 سطر عنوان نجات ما نوشت
 اے صبا پیک در افتاد گاہ
 اشک ما بر خاک پاک او رساں

☆☆☆☆☆☆

امام برحق

مولانا حسرت موہانی

گل مراد دلایت حسین ابن علی
تہ شرف مصطفیٰ سلام علیک

سلام

مولانا ظفر علی خاں

اے کربلا کی خاک اس احساس کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتوں
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خونِ رگ رسول
کرتی رہے گی پیش شہادت حسین کی
آزادی خیال کا یہ سردی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدوں کی اطاعت نہ کر قبول

☆☆☆☆